محمد امین مشتاق ایم اے فائنل شعبہ تاریخ پنجاب یونیورسٹی لاہور

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ

عبداللہ ابن مسعودؓ کا شمار ابتدا میں اسلام قبول کرنے والے صحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے۔ ان کی اپنی روایت ہے کہ میں چھٹا صحابی تھا۔ نام عبداللہ، کنیت ابو عبدالرحمٰن اور والدہ کا نام ام عبد تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ابن ام عبد کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ آپ کے قبیلے میں تعلیم و تربیت کا رواج عام تھا۔ نیز یہ قبیلہ شعر و شاعری میں بھی مشہور تھا۔ آپ کے والد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل وفات پا گئے اور والدہ ابھی زندہ تھیں۔

ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے ساتھ کفار مکہ کے ستائے ہوئے شہر سے باہر نکلے دیکھا کہ عبداللہ بکریاں چرا رہے ہیں۔ آپ نے ان سے دودھ مانگا۔ تو عبداللہ نے جواب دیا کہ میں اپنے مالک کی مرضی کے بغیر دودھ نہیں دے سکتا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کیا تیری بکریوں میں کوئی ایسی بکری بھی ہے جو دودھ نہ دیتی ہو۔ انہوں نے دودھ نہ دینے والی بکری کی طرف اشارہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نہ دینے والی بکری کو تھپکی دی۔ اور دودھ نکالنا شروع کر دیا اس نے اتنا دودھ دیا کہ سب نے پیا۔ عبداللہ ابن مسعودؓ نے اسی وقت اسلام قبول کر لیا۔

عبداللہ ابن مسعود رضؓ دینی معاملے میں بڑے جوشیلے تھے۔ آپ ہجرت حبشہ کے وقت پہلے قافلے کے ساتھ حبشہ گئے۔ جب حضورؐ مدینہ ہجرت کر گئے تو آپ بھی مدینہ چلے گئے۔ آپ کا نام صاحب نعلین پڑ گیا۔ آپ نے دس سال مدینہ میں حضورؐ کی خدمت کی۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لئے جگاتے۔ پانی ڈال کر دیتے، وضو کراتے اور جوتے سیدھے کرتے۔ آپ حضورؐ کے گھر آتے جاتے۔ اجنبی کو پتہ نہ چلتا کہ آپ حضورؐ کے گھر کے فرد ہیں یا کوئی اور۔ دوسرے صحابہ کرامؓ کو آپ پر اسی لئے رشک تھا کہ آپ کو حضورؐ کی بہت زیادہ قربت حاصل تھی۔ اسی لئے بہت سی روایات آپ سے منسوب ہیں۔

معاذ ابن جبل رضؓ سے حضورؐ نے آپ کی مواخات کرا دی۔ جو بڑے عالم اور فقیہہ تھے۔ یہ مواخات دونوں کے لئے بڑی سود مند رہی۔ ابن مسعود کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ ان کا زیادہ وقت مدینہ میں حضورؐ کے ساتھ گزرا۔ آپ نے مسجد نبویؐ کے قریب رہنے کے لئے مکان بنا لیا تھا اسی لئے زیادہ وقت مسجد نبویؐ میں

گذرتا تھا۔ آپ حضورؐ کی ایک ایک سنّت کو دیکھتے اور اس پر عمل کرتے۔ آپ بدریین میں سے تھے۔ اور ابوجہل کا سر آپ ہی نے کاٹ کر حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

ابن مسعودؓ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے زمانے میں راستوں کی حفاظت کرنے والے گیارہ دستوں میں سے ایک کی قیادت کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضؓ کے زمانے میں جنگ یرموک میں شرکت کی۔ ۲۵ ہجری میں آپ کو قاضی اور معلم بنا کر کوفہ بھیجا گیا جب کہ عمار بن یاسر رضؓ کوفہ کے گورنر بنے۔

حضرت عمر فاروق رضؓ نے اپنے خطوط میں لکھا کہ میں نے اپنے دل پر جبر کر کے عبداللہ ابن مسعودؓ کو کوفہ بھیجا ہے (اتنی محبت تھی) لہٰذا ان کی بات کو دل سے سننا۔ ابن مسعود رضؓ نے دس سال کوفہ میں قیام کیا۔ وہاں آپ نے اپنی محنت کوشش اور جد وجہد سے اہلِ علم کی ایک جماعت پیدا کر دی۔ حضرت علی رضؓ نے جب کوفہ کو اپنا دارالخلافہ بنایا تو ابن مسعود رضؓ کو دعا دی۔ کہ ابن مسعودؓ نے کوفہ میں اہلِ علم کی ایک جماعت پیدا کر دی ہے۔

امام شبلیؒ فرماتے ہیں کہ:

"کوفہ میں آپ سے بڑا کوئی عالم نہ آیا تھا" آپ نے وہاں علوم وحکمت کے چشمے جاری کر دئے۔

سعد بن ابی وقاصؓ جب کوفہ کے گورنر بنے تو ان کا ابن مسعودؓ سے کچھ تنازعہ پیدا ہو گیا لہٰذا ابن مسعود رضؓ اپنے منصب سے مستعفی ہو کر مدینہ کو جا رہے تھے کہ راستے میں ایک جنازہ پڑا تھا اور پاس ایک عورت کھڑی تھی۔ آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ عرض کی کہ میں صحابیِ رسولؐ ابوذر غفاری کی بیوی ہوں۔ اُن کا جنازہ پڑھا دو عبداللہ ابن مسعود رضؓ نے جنازہ پڑھایا۔

مدینہ آنے کے بعد آپ کی صحت اچھی نہ رہی۔ اور دو اڑھائی سال کے بعد وفات پا گئے۔ حضرت عثمانؓ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپ کے تین بیٹے ابوعبیدہ، عبدالرحمٰن اور عتبہ تھے۔

<u>قرآن وحدیث کی خدمت</u> | علم قرأت کا سلسلہ آپ تک پہنچتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ جس نے قرآن سیکھنا ہو وہ عبداللہ بن مسعود رضؓ سے سیکھے۔ معاذ ابن جبلؓ اور سالم رضؓ (ابو حذیفہؓ کے آزاد کردہ غلام) ابن مسعود رضؓ کے شاگرد تھے (یہ وہی سالم ہیں جن کے بارے میں حضرت عمر رضؓ نے فرمایا تھا کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو میں خلافت ان کے سپرد کر دیتا۔ چونکہ وہ سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرنے والے تھے) کسی آیت کی شانِ نزول ابن مسعودؓ کے علم سے باہر نہ تھی۔ آپ نے قرآن پاک لکھ لیا تھا۔ آپ نے حضورؐ کے پیچھے نمازیں پڑھیں قرأت سنی۔ آپ کا فرمان ہے کہ میں نے حضورؐ کے ساتھ قرآن کا خوب دَور کیا تھا۔

احادیث میں بہترین سند آپ کے شاگرد الاسودؒ۔ ان سے نخعی اور نخعی سے ثوریؒ کی روایت کردہ ہے۔ سفیان ثوری امیرالمومنین فی الحدیث کہلاتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس بات کو ابن مسعود رضؓ کہا کرے وہ تسلیم کیا کرو۔ آپ نے ۸۴۸ احادیث نقل کی ہیں۔ حدیث بیان کرتے وقت لرزہ طاری ہو جاتا اور رنگ زرد پڑ جاتا۔

علم فقہ میں بھی آپ کا بڑا مقام ہے۔ آپ راوی بھی تھے اور مجتہد بھی۔ ابن مسعود رضؓ کے شاگرد علقمہؒ نے لکھا ہے کہ نخعی، حماد، ابو حنیفہ، امام شافعی، احمد بن حنبل۔ بخاری، مسلم اور ترمذی یہ تمام سلسلہ وار آپ کے شاگرد ہیں۔ گویا حنفی مسلک کی روایت ابن مسعودؓ سے ہے۔

عبداللہ ابن مسعود رضؓ کی وجہ سے ہی کوفہ علمی مرکز بنا۔ متعدد بدری صحابہ کوفہ گئے اس حلقہ مذہب نے فلسفی فرقہ پیدا کیا اور الحارث بن قیس، عبید بن قیس، عبید بن نفلہ، عامر بن شعلہ، ابو عبدالرحمن سلمی۔ زید بن وہب اور مسروق ایسے نامور حضرات پیدا ہوتے۔

ابن مسعود رضؓ نے قرآن، حدیث۔ فقہ اور قرأت گویا پورے دین میں مسلمانوں کی خدمت کی۔ وعظ مختصر مگر بہت جامع کرتے۔ شرک و بدعت کے مخالف۔ تھے کوشش کرتے کہ کوئی کام خلاف شرع نہ ہو۔ ملنے والے کہتے ہیں کہ بڑے مہمان نواز۔ تواضع پسند، ملنسار، منکسر المزاج اور مخلص تھے۔ استغنا پایا جاتا تھا۔ رقت قلب موجود تھی۔ رونے سے آنکھوں کے گرد حلقے پڑ گئے تھے۔ زہد کا غلبہ تھا۔

ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن "مشاہیر اسلام" میں لکھتے ہیں کہ خوف خدا ہر وقت طاری رہتا جسمانی کمزوری کی وجہ سے نفلی روزے کم رکھتے مگر نوافل کثرت سے ادا کرتے" معاذ ابن جبلؓ فرماتے ہیں اس زمانے میں علم کے چار ستون تھے ابن مسعودؓ، سلیمان فارسیؓ۔ عبداللہ ابن سلامؓ اور حضرت ابو درداء۔ مزید فرماتے ہیں کہ یہ حضرات علم کا سرچشمہ تھے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے حصے میں یہ بھی آیا کہ حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ رضؓ کے علوم کی نشر و اشاعت آپ کے شاگردوں سے ہوئی۔ (سید سلیمان ندوی) محدثین کا یہ قول ہے کہ حضرت علیؓ سے جو احادیث آگے چلی ہیں ان میں وہی مستند ہیں جن کو ابن مسعود یا ان کے شاگردوں نے روایت کیا ہے۔ وہ اسناد من الحدیث میں مقام رکھتے تھے فقہ حنفی کی بنیاد حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ۔ حضرت علیؓ اور حضرت عمر رضؓ کے اقوال پر ہے۔ امام مسروق کا قول ہے کہ تمام صحابہ کا علم چھ اشخاص کے پاس تھا۔ ابن مسعود، علی، عمر، زید بن ثابت، ابو درداء اور ابی بن کعب (رضی اللہ عنہما) ان چھ کا علم بھی حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ کے پاس تھا۔

عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ عبداللہ ابن مسعودؓ علم سے بھری ہوئی مشک معلوم ہوتے ہیں۔ حضورؐ نے تقریباً یہی الفاظ فرمائے تھے ابو موسیٰ اشعری شیریں کلامی اور قرأت کیلئے مشہور تھے فرماتے تھے کہ ایک گھڑی ابن مسعودؓ کے پاس بیٹھتا ہوں تو مجھے ایک سالہ عبادت کا گمان ہوتا ہے۔ ابن مسعود خوشی سے اپنی غلطی پر رجوع کر لیا کرتے تھے حضرت عمر کا بڑا احترام کرتے تھے۔ ظاہری وضع قطع سے بھی حضورؐ کی پابندی کرتے انہیں پورا یقین تھا کہ حضورؐ کے احکامات اور ارشادات میں دنیا و آخرت کی سعادتمندی، عزت و عظمت اور کامیابی و کامرانی کا راز مضمر ہے اسی لئے نیکی کے کاموں میں سبقت لیجانے کی کوشش کرتے۔ (سید سلیمان ندوی و شاہ معین الدین احمد ندوی)